۸۵۴۳
نوجوانانِ دکن کا
ترانۂ جنگ
برق موسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادات تاجدار حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام

"موت فی عز خیر من حیوۃ فی ذل"

(ترجمہ)

قولِ حسین سن لے یہ گوشِ آگہی سے

"عزت کی موت بہتر ذلت کی زندگی سے"

برق موسوی

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

اِنتساب

داعیٔ حریت صدیقِ دکن مولانا سید قاسم رضوی کے نام

ایسے میں جب کہ قوم و ملک کی موت و زیست کا سوال درپیش ہو۔ قوم کے ہر فرد کا یہ فرضِ عین ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتیں مفادِ قومی کیلئے وقف کر دے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ انقلاب پہلے ذہنِ انسانی میں پرورش پاتا ہے۔ بعد ازاں عملی صورت اختیار کرتا ہے۔ ذہنِ انسانی میں انقلاب پیدا کرنے کا ایک موثر ذریعہ "شعر" بھی ہے۔ آج جب کہ ملتِ اسلامیۂ دکن موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اغیار کی یزیدی قوتیں دکن کی آزادی کو غلامی میں مبدل کرنے کا عزم کر چکی ہیں۔ جب کہ ہمارے قائد نے ملتِ اسلامیہ دکن کے "حالتِ جنگ" میں ہونے کا اعلان فرما دیا ہے۔ ملک کے شاعروں اور ادیبوں کا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بزم کے رنگین گوشے سے نکال کر رزم کے میدان میں کھڑا کر دیں۔ چنانچہ ملک کے نوجوان شاعر جناب برقیؔ موسوی کا یہ ترانۂ جنگ وقت کے اسی مطالبہ کا نتیجہ ہے۔ آپ نے اس ولولہ انگیز نظم یا "رجز" کے ذریعہ نوجوانانِ دکن کو "عزت کی موت" کی دعوت دی ہے۔ آپ کے پیام کا ماخذ سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کا یہ قول ہے ؎ "عزت کی موت بہتر ذلت کی زندگی سے"

علیم احمد باغی

۵
نصر من اللہ و فتح قریب
اٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظت وطن
مجاہدان صف شکن، دلاوران تیغ زن
قدم بڑھائے صف بصف اُٹھائے پرچم دکن
اٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظت وطن
وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم
مجاہدان سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

مثالِ ابر جھومتے رواں دواں، رواں دواں

صبا کی طرح گھومتے کبھی یہاں کبھی وہاں

جبینِ تیغ چومتے علم لئے ترانہ خواں

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

خروشِ ابر و رعد ہے، رجز ہمارا بے گماں

جلالِ برق و باد ہے، ہماری تیغ سے عیاں

عدو کے فرقِ ظلم پر چمک رہی ہیں بجلیاں

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سربکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

جواں دلوں میں ولولے حیات کے لئے ہوئے

ادائے فخر و شان سے کلاہ کج کئے ہوئے

فنا کے دست شوق سے مے بقا پئے ہوئے

اٹھے ہیں تیر کی طرح پئے حفاظت وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدان سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

بڑھے ہیں اہلِ حریت اجل سے کھیلتے ہوئے
صعوبتوں کو جنگ کی تُرشی سے جھیلتے ہوئے
عدو کی فوجِ ظلم کو پرے ڈھکیلتے ہوئے
اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن
وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم
مجاہدانِ سربکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

دہرے ہمارا عزم ابھی ہمالیہ کو کاٹ کر

بڑھے ہماری فوج ابھی سمندروں کو پاٹ کر

ہماری تیغ تیز ہو عدو کا خون چاٹ کر

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سرکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

یلانِ خیرہ سر کو ہم، دمِ وغا پچھاڑ دیں
قدم عدو کے عرصۂ وغا سے ہم اکھاڑ دیں
عدو کے قلبِ فوج میں علم ہمارا گاڑ دیں
اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن
وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم
مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

کلائی دشمنِ وطن کی، جنگ میں مروڑ دیں

عدوئے کج نہاد کا سرِ غرور توڑ دیں

کرے اگر بُری نظر، عدو کی آنکھیں پھوڑ دیں

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم، دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدان سر بکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

پئے حفاظتِ وطن ہم اپنا سر کٹائیں گے

دکن کے نوجواں ہیں ہم دکن کے کام آئیں گے

زباں سے کہہ رہے ہیں جو وہ کر کے ہم دکھائیں گے

اٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سربکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

مثالِ فیلِ مست ہم چڑھے ہیں ڈھونڈتے ہوئے

سرانِ پُرغرور کے سروں کو روندتے ہوئے

مثالِ برق فرق پر عدو کے کوندتے ہوئے

اُٹھے ہیں شیر کی طرح لیے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدان سر بکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

مچل رہے ہیں قلب میں حیات بخش ولولے
اجل سے آج مسکرا کے کھیلتے ہیں من چلے
نکل رہے ہیں آج کچھ جواں دلوں کے حوصلے
اٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن
وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم
مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

دلوں میں جوشِ حریّت، رگوں میں خون موجزن

نظر میں تند بجلیاں، لبوں پہ نعرہ "بزن"

یہ عزم ہے کہ دیکھے سر بچائیں عزتِ دکن

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

ظفر ہے اپنے ہم رکاب، فتح اپنے ہات ہے

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ "موت میں حیات ہے"

ہمارا عزم ہے اٹل ارادوں میں ثبات ہے

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظت وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

دکن کی سرحدوں پہ اک حصار آہنی ہیں ہم

دکھائیں گے نہ پشت عدو کو تیغ کے دھنی ہیں ہم

دلیر شیر سر فروش سورما جری ہیں ہم

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

دکن کے سورما چلے ہتھیلیوں پہ سر لئے
اجل کی طرح دشمنوں کی صف پہ ٹوٹ کر گرے
اجل پڑے گی ان پہ کیا، جو خود اجل پہ جا پڑے
اٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن
وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم
مجاہدانِ سربکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

نہ ہم کو خوف ہے نہ کثرتِ عدو کا ڈر

نہیں ہیں سازِ جنگ اگر، نہ ہو ہمیں نہیں خطر

تفنگ و توپ کے لئے ہمارا سینہ ہے سپر

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

لڑیں گے تیغ کے بغیر دشمنوں سے بالیقیں

بھروسہ ہم کو حق کا ہے، بھروسہ تیغ پر نہیں

کرے گی کثرتِ عدو کبھی نہ ہم کو سہمگیں

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سربکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

گرج تفنگ و توپ کی ہمیں ہے سازِ مطرباں
ہمارے حق میں زمزمہ ہے سنسناتی گولیاں
ہوائی حملے اپنے حق میں ماہِ مئی کی بدلیاں
اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن
وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم
مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغِ بے اماں ہیں ہم

وہ سر جھکے گا کیا کہیں! ازل سے جو بلند ہے

غلامئ عدو سے تو ہمیں اجل پسند ہے

جو حق پہ ہے وہ بالیقیں ہمیشہ فتح مند ہے

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدانِ سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

ہمارے دل پہ حکمراں ہے بالیقیں شہِ دکن

ہمارے اقتدار کا وہی ہے مظہرِ حسن

حقیقی بھائی بھائی ہیں دکن میں شیخ و برہمن

اُٹھے ہیں شیر کی طرح پئے حفاظتِ وطن

وطن کے پاسباں ہیں ہم دکن کے نوجواں ہیں ہم

مجاہدان سر بکف ہیں تیغ بے اماں ہیں ہم

مطبوعات مرکز ادب

عقل و جنوں	نظموں کا مجموعہ	برق موسوی		عصہ ۳/
کنول	″ ″	″ ″	″	۳/
گلبانگ	غزلیں	″	″	۶/
برق و سحاب	نظموں کا مجموعہ	″	زیر طبع	عہ/
ترانۂ جنگ				۳/

ناشر مرکز ادب حیدرآباد

مطبوعہ "سلطنت" مشین پریس حیدرآباد

نومبر سنہ ۱۹۴۷ء